پارہ 16 قال الم کے نمایاں مباحث

سُوْرَۃُ الْکَھْف.....

- قصہ ذوالقرنین : ایک صالح اور مصلح بادشاہ جسے اللہ نے مادی قوت کے ساتھ ساتھ روحانی اور ایمانی قوت بھی عطا کی تھی اور اس عظمت وجلالت اور صاحب فتوحات ہونے کے باوجود خالقِ حقیقی کے سامنے ایک عاجز بندہ۔اہل مکہ کو توجہ دلائی گئی کہ تم معمولی تجارت اور جاگیر کی بنیاد پر اتراتے پھرتے ہو۔ہمارے اس بندے کو دیکھو
- اس قصے کا ایک سبق یہ بھی کہ قوت واقتدار، مال واسباب وذرائع ملنے پر اپنی عاجزی کا اظہار کرنا، اور ساری قوت، صلاحیت، سعی وجدوجہد، ذرائع ووسائل انسانیت کی خدمت، صالح سوسائٹی کی تعمیر، اعلائے کلمۃ اللہ اور انسانوں کو اندھیروں سے روشنی میں لانے پہ صرف کرنا،
- سب سے زیادہ خسارے میں : وہ لوگ جن کی ساری دوڑ دھوپ، سعی وجدوجہد بس اسی دنیا تک محدود ہے آخرت اور اللہ سے ملاقات کو بُھولے ہوئے ہیں

سُوْرَۃُ مَرْیَم

- ۵ نبوی میں۔ہجرتِ حبشہ سے پہلے نازل ہوئی، ہجرتِ حبشہ کے لئے دعوت و تبلیغ کے لئے صحابہ کی تربیت، [اس میں عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کی نفی کی گئی ہے]۔
- سورت کے فواصل (آیت کے آخر میں آنیوالے ہم وزن الفاظ) اور قافیوں میں بہت خوبصورتی، تنوع اور زیروبم پایا جاتا ہے۔ایک خوبصورت صوتی آہنگ
- اس سورت کا مرکزی مضمون بھی عقیدۂ توحید اور عقیدہ بعث بعد الموت ہے (عقیدۂ تثلیث trinity کی نفی،اور توحید کا اثبات کہ جس خدا نے انسان کو عدم سے وجود بخشا وہ عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ بھی پیدا کرسکتا ہے)
- تاریخی دلائل بھی ہیں لیکن بالکل جدا اسلوب سے۔وذکر فی الکتاب [۶ مرتبہ] سابقہ انبیاء کے حوالے سے (حضرت اسحاق ویعقوب، حضرت موسیٰ وہارون، حضرت اسماعیل وادریس اور حضرت آدم ونوح علیہم السلام کے واقعات سورت کے دو تہائی حصے پر مشتمل ہیں)
- بنی اسرائیل کے ناخلف جانشینوں نے نماز ضائع کردی۔جبکہ نماز فرض تھی۔اسماعیل علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک سب انبیاء نماز کی پابندی اور تاکید کرتے رہے۔ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ – وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا
- زکریا علیہ السلام۔اپنی دینی مشن کو جاری رکھنے کے لئے اللہ سے اولاد کی دعا کی۔اللہ سے مانگ کر انسان کبھی محروم نہیں رہتا۔فکر اس مقصد کی جو اللہ نے ان کے حوالے کیا۔اولاد بھی چاہیئے تو اس کو پورا کرنے کے لئے۔
- مریم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر۔مریم علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی اور ان کے زہد وعبادت کا حوالہ، عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت اور معجزانہ گفتگو سے عقیدہ تثلیث کی نفی (آپؑ نے گھوارے ہی میں اپنے بندہ ہونے اور اللہ کی طرف سے نماز وزکوۃ کی ہدایت کا اعلان کیا)
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت اور ان کا قصہ۔ان کی توحید کی دعوت، مشرک والد کے ساتھ مکالمہ اور معاملہ۔آپ کے اخلاق واوصاف۔آپ کا حلم وبردباری۔آپ کی حکمت ودردمندی کے سامنے لائی گئی ہے، انہیں اس دعوتِ توحید کے سبب اللہ کے راستے میں ہجرت کرنا پڑی اور اللہ نے اس کے صلہ میں ان کو بڑھاپے میں اولاد عطا فرمائی اور ان کو مختلف مراتب سے نوازا۔ایک عظیم کردار جس کو رہتی دنیا تک کے مومنین اور داعیانِ حق اپنے لئے نمونہ بناتے رہیں گے۔
- دیگر انبیاء علیہ السلام جن میں ہارون علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، نوح علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام شامل ہیں۔ان کا ذکر کہ یہ سب انسان تھے۔خدائی میں شریک نہ تھے۔اللہ کے آگے جھکنے والے اور اسی دین کی دعوت کے علمبردار تھے جو دعوت یہ رسولؐ دے رہے ہیں۔پھر ان کے جانشین ایسے گزرے کہاں میں بگاڑ پیدا ہوئے (نماز ضائع کردی۔اور شہوات کی پرستی کرنے لگے......) اور آج مختلف امتوں میں جو گمراہیاں پائی جارہی ہیں یہ اسی بگاڑ کا نتیجہ ہیں۔
- مشرک سرداروں کو تنبیہ کہ وہ اپنے اثاثوں اور عالی شان محلوں پر نہ اترائیں۔تاریخ اس بات پہ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کہیں زیادہ عالی شان وشوکت رکھنے والی اقوام کو ہلاک کرڈالا اور اپنا کچھ بچاؤ نہ کرسکیں
- رسول اللہ ﷺ کو تسلی اور صبر وانتظار کی ہدایت۔کہ آپ ان عذاب کے لیے جلدی مچانے والوں کے مطالبات سے پریشان نہ ہوں۔۔ان مغروروں کا ایک ایک دن گنا جارہا ہے۔یہ جن معبودوں پر تکیہ کیے ہوئے ہیں یہ ان کے ذرا بھی کام آنے والے نہیں ہیں
- آپ ﷺ کو یہ بھی ہدایت : کہ آپ اس قرآنِ مجید سے انذار بھی اور تبشیر بھی کرتے چلے جایئے، جن کے اندر خیر ہوگا وہ اس پہ ایمان لے آئیں گے
- تثلیث کے ماننے والوں [نصاریٰ] اور مشرکین کو دھمکی۔ان کو اس عظیم شرک (اللہ کا بیٹا بنانے) کی سزا دنیا میں ہلاکت کی صورت میں بھی مل سکتی ہے۔
- توحید کا پھر اثبات۔کہ اللہ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی وہ بیٹا بنائے (وَمَا يَنبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا –92)

سُوۡرَةُ طٰهٰ (لفظ طٰهٰ حروفِ مقطعات میں سے ، پہلی ہی آیت سے)

- مکی سورۃ۔ ہجرتِ حبشہ سے پہلے ۵ نبوی میں ۔ جس زمانے میں یہ سورت نازل ہوئی ، وہ مسلمانوں کے لیے بڑی آزمائش اور تکلیفوں کا زمانہ تھا۔ کفار مکہ نے ان پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ اس لیے اس سورت کا بنیادی مقصد ان کو تسلی دینا تھا کہ اس قسم کی آزمائشیں حق کے علمبرداروں کو ہر زمانے میں پیش آئی ہیں ،
- سورت کا مرکزی مضمون ۔ آپ ﷺ کو تلقین کہ مخالفین کے مقابل میں ، صبر اور انتظار کریں (اس کا ذکر سورۃ مریم میں بھی) ۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعوتی زندگی سے سبق حاصل کرکے قرآن کی ہدایت اور اس کی سائے میں ابلیس کا مقابلہ ۔ اور صبر واستقامت کے ساتھ اپنے وقت کے فرعون کا مقابلہ کرتے چلے جانا۔
- دیگر مضامین میں ۔ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ تفصیل سے ، ۹۰ آیات میں ۔ [آپ کا ولادت ، آپ کا فرعون کے گھر میں پرورش پانا ، آپ کا مدین جانا ، وہاں سے واپسی پر وادی مقدس طویٰ میں نبوت ورسالت سے سرفراز ہونا ، معجزات عطا کیے جانا ، فرعون کو دعوت ، جادوگروں سے مقابلہ ، مصر سے ہجرت ، فرعون کی غرقابی .....]
- موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں عجیب و غریب واقعات ، ارشادات غور و فکر کا سامان اور اس کی یہ حکمت بھی کہ ہر زمانے میں فرعون جیسے کسی کردار کے لئے اہلِ ایمان کو تیار کرنا۔ اس طرح اس قصے میں ان تمام حالات اور معاملات پر روشنی جو آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو درپیش تھیں ، موسیٰ علیہ السلام کے حالات کو قریش مکہ پر چسپاں کیا گیا ہے ۔ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور واقعات سے صحابہ کی تربیت کی گئی ہے
- قرآن کی دعوتِ توحید و آخرت کے لئے دلائل دیئے گئے ہیں
- قرآن کے تعارف سے متعلق - ۱۵ آیات (قرآن بوجھ اور مشقت نہیں۔ ایک یاد دہانی اور نصیحت ہے ۔ اس کا مقصد غور و فکر کی صلاحیت پیدا کرنا۔ قرآن سے اعراض کی سزا دنیا و آخرت کی رسوائی اور یہ ایک بھاری بوجھ کے مانند ہوگا) ۔ وَمَنۡ أَعۡرَضَ عَن ذِكۡرِی فَإِنَّ لَهُۥ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحۡشُرُهُۥ يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ أَعۡمَىٰ ۔ اور جو میرے "ذِکر" (قرآنِ مجید) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اُٹھائیں گے "
- قران سے اعراض کی سزا: جس نے اللہ کے اس کلام سے اعراض ، بے پروائی اور غفلت برتی (۱) دنیا میں چین و سکون سے محروم ہو جائے گا (۲) زندگی تنگ ہو جائے گی (۳) آخرت میں اندھا کر کے اٹھایا جائے گا اور اسے بتایا جائے گا کہ تمہارا یہ انجام بد دنیا میں قران سے بے پروائی کا نتیجہ ہے
- قرآن سے اعراض کیا ہے؟ اس کو نہ ماننا ، اس کو نہ پڑھنا ، اس پہ عمل نہ کرنا ، اس پہ غور و فکر نہ کرنا ، اس کے احکام کو نافذ نہ کرنا ، اس کے دیئے گئے نظامِ زندگی سے انحراف کرنا ، اس سے قلبی و بدنی امراض کے لیئے شفاء حاصل نہ کرنا ، اس کے عقائد ، اخلاق ، تزکیۂ نفس ، عبادات ، معاشرت و معیشت ، تہذیب و تمدن ، سیاست و عدالت کے قوانین سے انحراف کرنا (افادات من الفوائد لابن القیم)
- موسیٰ علیہ السلام کو ابتدائی ہدایات ۔ اپنی عبادت [نماز] کا حکم ۔ نبوت کا عطا کیا جانا۔ دعوت پہنچانے کا حکم۔
- فرعون کے دربار میں آپ کا دعوت پہنچانا ۔ مشرکینِ مکہ کو بتایا جارہا ہے کہ آج یہ رسول اللہ ﷺ تن تنہا بغیر لاؤ لشکر دعوتِ حق کے علمبردار بن کر کھڑے ہیں ، اسی طرح ایک وقت میں موسیٰؑ بھی فرعون کے دربار میں یہی دعوت اسی طرح تن تنہا پہنچا رہے تھے
- اعتراضات ، شبہات ، الزامات اور مکر و ظلم جو مکہ والوں نے روا رکھا ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ قومِ موسیٰ علیہ السلام کے خلاف فرعون نے روا رکھے تھے ، مشرکین مکہ کی متکبر قیادت کو باور کرایا گیا کہ ان کے طاغوتی رویے فرعون جیسے ہیں ، ان کا انجام بھی اسی کی طرح رسوا کن ہوگا
- مسلمانوں کو تسلی ۔ جس طرح تمام وسائل و ذرائع اور لاؤ لشکروں کے باوجود فرعون کی ساری تدبیریں موسیٰؑ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اسی طرح اہلِ مکہ بھی ناکام ہوں گے ۔
- قصہ آدم و ابلیس ۔ کا رخ بھی اہلِ مکہ کی طرف ، انہیں یہ بتایا گیا کہ تمھاری روش ابلیس کی روش ہے (غلطی کرنا اور پھر اس پر آکڑنا اور آکڑے رہنا انسان کو ہلاک کر دیتا ہے ، انسان پر جب غلطی واضح ہو جائے تو اپنے رب کی طرف پلٹ آئے)
- آپ ﷺ کو مشرکین کے رویوں کے خلاف صبر اور نماز کی تلقین اور تسلی بھی اور روشن مستقبل کی بشارت بھی۔
- آپ ﷺ کو تسلی و ہدایت کہ اگر لوگ نہیں مانیں گے تو اس کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں خود بھگتیں گے ۔ اس وجہ سے آپ ان کے معاملے میں جلدی نہ کریں۔ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کریں۔ جلدی شیطان کو دراندازی کے لیے راہ دے دیتی ہے ۔ آدم (علیہ السلام) نے جلدی ہی کی وجہ سے شیطان سے دھوکا کھایا تو آپ صبر کے ساتھ خدا کے وعدۂ نصرت کے ظہور کا انتظار کریں اور اس صبر کے حصول کے لیے نماز کا اہتمام کریں